بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily **ALFAZL** RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | ۴ شوال ۱۳۹۹ھ ۔ ۲۶ ظہور ۱۳۵۸ھش ۔ ۲۶ اگست ۱۹۷۹ء | نمبر ۱۹۳

ربوہ میں عید الفطر کی رُوحانی مسرتوں اور بشارتوں کی آئینہ دار نہایت مبارک تقریب

نمازِ عید سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے پڑھائی اور پُرسرور و وجد آفرین خطبہ ارشاد فرمایا

"ہماری عید اُس وقت ہوتی ہے جب ہمیں خدا کی طرف سے اُس کی رضا اور قبولیت کی بشارت ملتی ہے"

"یہ ہے ہماری عید اور یہ ہم سب کو اور اطراف و جوانبِ عالم میں بسنے والے بندگانِ خدا کو مبارک ہو"

ربوہ ۔ یکم شوال ۱۳۹۹ھ (مطابق ۲۵ ظہور ۱۳۵۸ ہش / ۲۵ اگست ۱۹۷۹ء) بروز ہفتہ آج مرکز سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ میں عید الفطر کی روحانی مسرتوں اور بشارتوں کی آئینہ دار نہایت مقدس و بابرکت تقریب سادہ اور پُروقار طریق پر اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ تضرعات و دعاؤں کے ساتھ منائی گئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد اقصیٰ میں تشریف لا کر نماز عید پڑھائی اور پھر ایک مختصر لیکن نہایت پُرسرور و وجد آفرین خطبہ ارشاد فرمایا جس میں حضور نے واضح فرمایا کہ ہماری عید اُس وقت ہوتی ہے جب ہمیں نزول ملائکہ کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کی رضا اور قبولیت کی بشارت ملتی ہے۔ حضور نے اس حقیقی عید کی لازوال مسرتوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جملہ احباب کے حق میں دعا کی کہ اللہ تعالیٰ انہیں یہ عید مبارک کرے اور اللہ تعالیٰ کے ان تمام عاجز بندوں کو بھی مبارک کرے جو اطراف و جوانب عالم میں مامورِ اعظم اور اس کے ہر ملک میں پھیلے ہوئے ہیں۔

عید الفطر کی نماز میں اہل ربوہ نے (جن میں مرد، مستورات اور بچے سب شامل تھے) ہزاروں کی تعداد میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کی۔ مقامی احباب کے علاوہ بہت سے بیرونی مقامات سے بھی احباب سپیشل بسوں، ٹرکوں، ویگنوں اور موٹروں کے ذریعہ بہت کثیر تعداد میں تشریف لائے ہوئے تھے۔ چنانچہ نہ صرف مسجد اور اس کا صحن اپنی غیر معمولی وسعت کے باوجود نمازیوں سے پوری طرح بھرا ہوا تھا بلکہ مسجد سے باہر میدان میں بھی نمازی خاصی دور تک پھیلے ہوئے تھے۔ مستورات کے لئے مسجد سے باہر بھی باپردہ شامیانوں کا انتظام کیا گیا تھا چنانچہ بہت سی مستورات نے جنہیں مسجد کی باپردہ گیلریوں میں جگہ نہ مل سکی تھی ان شامیانوں میں نماز ادا کی۔

۸ بج کر چالیس منٹ پر حضور نے مسجد اقصیٰ میں تشریف لا کر نماز عید پڑھائی اور پھر خطبہ ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

آج ہماری عید ہے اللہ آپ سب کے لئے اس عید کو مبارک کرے۔ میں نے کہا ہے "ہماری عید" اس کی وجہ یہ ہے کہ عید عید میں فرق ہے۔ خوشیاں سارا جہان مناتا ہے۔ سب مذاہب اور قوموں کے اپنے اپنے تہوار ہیں جنہیں وہ مناتے ہیں۔ ہر تہوار دوسرے تہوار سے اور ہر عید کا دن دوسری عید کے دن سے مختلف ہے۔ ہماری عید اُس وقت ہوتی ہے جب ہم اپنے خدا سے امید رکھتے ہیں اور وہ اپنے فضل سے ہماری امید بر لا کر ہمیں اپنی رضا اور قبولیت کی بشارت سے نوازتا ہے۔

روحانی مسرتوں اور بشارتوں کی حامل اس حقیقی عید کی وضاحت کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے مزید فرمایا خدا کے ایک عاجز بندے کی عید اُس وقت ہوتی ہے جب اُسے اپنے رب کی رضا اور اس کا پیار حاصل ہوتا ہے اور آسمان سے فرشتوں کا نزول ہوتا ہے اور وہ اس کے کان میں کہتے ہیں کہ خوش ہو جاؤ ہر قسم کے اندیشے اپنے دل سے نکال دو اس لئے کہ خدا نے بڑے بڑے انعام تمہارے لئے مقدر کر رکھے ہیں اور پھر خدا کے ایک عاجز بندے کی عید اُس وقت ہوتی ہے جب اُسے کہا جاتا ہے کہ اور آگے بڑھو اور مزید انعام پاؤ۔

ایک مومن کی اس حقیقی عید کو واضح کرنے کے بعد حضور نے فرمایا یہ ہے ہماری عید اور میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر بھروسہ رکھتے ہوئے کہتا ہوں آپ سب کو یہ عید مبارک ہو۔ وہ سب جو پاکستان میں ہیں ان کے لئے بھی یہ عید مبارک ہو اور خدا تعالیٰ کے وہ بندے جو یورپ، افریقہ، مشرقی اور مغربی جزائر اور امریکہ، کینیڈا اور جنوبی امریکہ میں پھیلے ہوئے ہیں انہیں بھی یہ عید مبارک ہو اور بنی نوع انسان کے لئے جلد وہ دن طلوع ہو کہ تمام بنی نوع انسان جو اس کرۂ ارض پر آباد ہیں اللہ کی یہ آواز سُنیں کہ میں تم سے خوش ہوں یعنی جس غرض کے لئے اُس نے انسان کو پیدا کیا ہے وہ غرض پوری ہو اور تمام انسان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں اس حال میں آ جمع ہوں کہ ان پر اللہ تعالیٰ کے انعاموں کی موسلادھار بارش ہو رہی ہو۔

اسی ضمن میں حضور نے مزید فرمایا یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ سب کچھ اللہ تعالیٰ (باقی صفحہ ۸ پر)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۶ ظہور (اگست) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں ہر طرح خیر و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو ہر طرح صحت و عافیت سے رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے، آمین

خاکسار کے برادر نسبتی عزیز احمد ابن خلیل احمد صاحب دکاندار گول بازار ربوہ کو ایک بس کے حادثہ میں شدید چوٹیں آئی ہیں اور سر میں زیادہ ضرب آنے کی وجہ سے ہوش میں نہیں آ رہا اور دماغی توازن قریباً کھو بیٹھا ہے۔ اب وہ میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو جلد کامل صحت عطا فرمائے اور مکمل شفایابی سے نوازے۔ (محمد صدیق شاہد سابق مبلغ امریکہ و افریقہ)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

ایک ضروری وضاحت

(۱) گاہے گاہے بعض احباب کی طرف سے یہ استفسار ہوتا رہتا ہے کہ جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے غلبہ اسلام کے لئے "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" کی مبارک تحریک فرمائی وہ اس میں وعدہ نہ لکھوا سکے کیا اب وہ ایسا کر سکتے ہیں؟

(۲) اس کا جواب یہ ہے کہ تحریک جاری ہے وہ اس میں شمولیت کا شرف حاصل کر سکتے ہیں۔ اپنا وعدہ حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور بھجوا دیں تا کہ اُن کے لئے دعا بھی ہو جائے اور حضور کی منظوری کے بعد وعدہ ریکارڈ ہو جائے۔

(۳) جو احباب اس سال کے اندر وعدہ کریں گے ان کو ہر سال اپنے وعدہ کا ۱/۱۰ ادا کرنا ہوگا مثلاً اگر آپ دس ہزار کا وعدہ کرتے ہیں تو اس سال ایک ہزار اور پھر ہر سال ایک ہزار ادا کیا کریں گے۔ جزاکم اللہ خیراً

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الاخبار والآراء

- مقدس و بابرکت مہینے کے استقبال کا افسوسناک طریق
- مذہبی جماعتوں کی دنیوی اور لادینی سیاست
- پردہ کے اسلامی حکم کی تحقیر کا ایک نیا انداز
- دنیا میں دولت و ثروت کی بھڑکائی ہوئی دوزخ

"یہاں تو الٹی گنگا بہتی ہے"

"نوائے وقت" میں ایک مختصر مضمون "کیا ہم ایک اسلامی معاشرہ سے تعلق نہیں رکھتے؟" کے زیرِ عنوان شائع ہوا ہے جو قمر اقبال صاحب کا تحریر کردہ ہے۔ وہ اس میں رمضان کے دوران لوگوں کے کاروباری اخلاق کا ذکر کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں:۔

"اب کی بار جب بجٹ کا اعلان ہوا تو افواہیں عام تھیں کہ اصل بجٹ تو رمضان شریف میں تیار ہوگا جب گراں فروشی کی من مانی کارروائی کے تحت قیمتیں آسمان سے باتیں کریں گی اور ذخیرہ اندوزی کی بناء پر اشیاء یعنی ضروریاتِ زندگی ناپید ہوں گی اس لئے کہ لوگوں کا سالہا سال کا تجربہ ہے کہ اسلام کے نام پر حاصل کئے ہوئے ملک میں دکاندار ماہِ رمضان میں اپنے صارفین کی کس طرح کھال ادھیڑتا ہے۔

ماہِ رمضان کی تیاری گراں فروشی، ذخیرہ اندوزی، دروغ گوئی، بدکلامی سے ہوتی ہے، جو لوگ روزہ کو صرف بھوک پیاس تک محدود رکھتے ہیں وہ اسکی فضیلت سے کبھی آگاہ نہیں ہو سکتے۔ اگر اس مقدس و بابرکت مہینہ کے احترام کا تھوڑا سا بھی خیال آجائے تو دکاندار احتراماً اشیائے ضرورت کی ارزانی و فراوانی کو اپنا مقصدِ حیات بنالیں اور اس طرح وہ ثوابِ دارین کے مستحق قرار دئے جائیں۔ سچائی، عاجزی، انکساری، نرم کلامی، دیانتداری اور قلب و ذہن کی پاکیزگی اس ماہ بہت زیادہ ہونی چاہیئے۔ مگر یہاں تو الٹی گنگا بہتی ہے۔ اسلام آباد میں آب پارہ میں گراں فروشوں پر چھاپے کیا مارے گئے وہ انتقاماً اور دیدہ دلیری سے ہڑتال کرکے بیٹھ گئے اور اچانک مارکیٹ میں سبزیاں لاپتہ کر دیں یہاں تک کہ آلو پیاز بھی غائب کر لئے۔ سب سے زیادہ مہنگائی اسلام آباد میں ہے۔ خاص طور پر پھل و سبزی والے منہ مانگی رقم اور ہٹ دھرمی کے قائل ہیں۔ تول میں وہ اپنے قول کی طرح خراب ہیں۔"

(روزنامہ "نوائے وقت" لاہور ۱۲ راگست ۱۹۷۹ء ص۲)

جیسا کہ آیۂ کریمہ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ سے ظاہر ہے رمضان کا مقدس و بابرکت مہینہ باریک در باریک رگِ گناہ کو کاٹ کر مومنوں کو تقویٰ کی باریک راہوں پر گامزن کرنے کی غرض سے آتا ہے۔ لیکن افسوس صد افسوس! ہوا یہ کہ اِس ماہِ مبارک کے شروع ہوتے ہی کاروباری لوگ گناہوں کے ارتکاب میں اور دلیر ہو گئے اور بقول قمر اقبال صاحب انہوں نے صارفین کی خوب کھال ادھیڑی۔

ایک کاروباری لوگوں پر ہی کیا حصر ہے رمضان کے بابرکت ایام میں چوری چکاری، ڈاکہ زنی، اغوا، زناکاری حتیٰ کہ عین "جمعۃ المبارک" کے روز دن دہاڑے روزہ دار دوشیزہ کی بالجبر عصمت دری (روزنامہ "مشرق" ۱۴ راگست ۱۹۷۹ء ص۷) اور معمولی معمولی باتوں پر خونریزی کی جو خبریں آئے دن اخباروں میں شائع ہوتی رہی ہیں انہیں پڑھ پڑھ کر دل خون کے آنسو روتا رہا ہے۔ رونا کسی ایک تار کی خرابی کا نہیں رونا تو یہ ہے کہ سارا تانا بانا ہی بگڑا ہوا ہے، تقویٰ کے سب جامے چاک ہوئے پڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی لوگوں کو سمجھ عطا کرے اور ان کے دلوں کو تقویٰ و طہارت کی طرف پھیر دے اور انہیں اپنے غضب کا مورد بنانے سے بچالے۔

"علماءِ اُمت کیلئے سبق آموز دھمکی"

روزنامہ "نوائے وقت" میں محمد فضل قدیر ندوی صاحب نے اپنے ایک حالیہ مضمون بعنوان "مذہبی جماعتوں کی سیاست" میں ان جماعتوں کے کردار کا تفصیلی جائزہ پیش کرکے یہ امر ذہن نشین کرایا ہے کہ انکی سیاست اسلامی اور دینی نہیں بلکہ دنیاوی اور لادینی ہے۔ ہمیں مذہبی جماعتوں کے اندازِ سیاست سے کوئی سروکار نہیں۔ البتہ صاحبِ مضمون نے سورۃ المائدہ کی بعض آیات کے حوالہ سے یہودِ نامسعود اور ان کے مذہبی پیشواؤں کے نہایت افسوسناک طرزِ عمل پر روشنی ڈال کر علماءِ اُمت کے لئے ان آیات میں پوشیدہ سبق کے بارہ میں جو کچھ اشارۃً تحریر کیا ہے وہ اسلام کا درد رکھنے والے ہر بہی خواہ کے لئے خاص طور پر قابلِ غور ہے۔ چنانچہ وہ مختلف مکاتیبِ فکر کے مذہبی پیشواؤں اور شیوخ کی افتراق انگیز روش اور عام لوگوں کے سراسر غیر اسلامی کردار کا ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں:۔

"یہود نے احکامِ تورات کو پسِ پشت ڈال دیا۔ ان کے پیشوا چشم پوشی سے کام لینے لگے۔ ان کے اِس طرزِ عمل کو اللہ تعالیٰ نے برے کرتوت قرار دیا۔ کیونکہ ان کے مشائخ اور علماء ان کو گناہ کی بات کہنے اور حرام کھانے سے نہیں روکتے کیسی بری ان کی کارستانیاں ہیں (مائدہ)۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں قرآن میں یہ آیت بہت سخت ہے (کشاف)۔ ضحاکؒ فرماتے ہیں قرآن میں اِس سے بڑھ کر کوئی آیت ہراس انگیز نہیں (کشاف)۔ ابنِ جریر اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں "اِس اُمت کے علماء کے لئے اِس آیت میں سبق آموز دھمکی ہے"!

(روزنامہ "نوائے وقت" لاہور ۲۹ رجولائی ۱۹۷۹ء ص۵)

ہم اِس بارہ میں خود کوئی تبصرہ کرنا نہیں چاہتے البتہ سورۃ المائدہ کی جس آیت کا ندوی صاحب نے اپنے مضمون میں اشارۃً ذکر کیا ہے وہ اور اس سے ماقبل کی آیت مع ترجمہ ذیل میں درج کر دیتے ہیں تاکہ جس فساد و بگاڑ کی طرف انہوں نے توجہ دلائی ہے اس کا اور اس کے نتیجہ میں رونما ہونے والی سنگین صورتِ حال کا پورے طور پر احساس ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَتَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ لَوْلَا يَنْهٰهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ۝

(المائدہ آیات ۶۳، ۶۴)

ترجمہ:۔ اور تو ان (اہلِ کتاب) میں سے بہتوں کو دیکھتا ہے کہ وہ گناہ اور زیادتی اور اپنے حرام کھانے (کے افعال) کی طرف دوڑ کر جاتے ہیں۔ جو کچھ وہ کرتے ہیں وہ یقیناً بہت برا ہے۔ (ان اہلِ کتاب کے) عارف (لوگ) اور علماء انہیں ان کے جھوٹ بولنے اور ان کے حرام کھانے سے کیوں نہیں روکتے؟ جو کچھ وہ کرتے ہیں وہ یقیناً بہت برا ہے۔

ناقابلِ فہم دوہرا معیار

محمد افضل خان صاحب نے "نوائے وقت" کے نام امریکہ سے اپنے تازہ مراسلہ میں امریکہ میں سعودی عرب کے سفیر جناب فیصل الحجیلان کی اہلیہ محترمہ نوعا فیصل کے ایک حالیہ انٹرویو کی بعض تفصیلات کا ذکر کیا ہے جو اخبار مذکور کی ایک حالیہ اشاعت میں "سعودی عرب کی خواتین" کے زیرِ عنوان شائع ہوا ہے۔ محترمہ نوعا فیصل اعلیٰ تعلیم یافتہ خاتون ہیں انہوں نے دمشق یونیورسٹی سے قانون کا امتحان پاس کیا ہوا ہے۔ ان سے یہ انٹرویو "فیلاڈلفیا انکوائرر" کی نامہ نگار بیٹی بیل نے لیا تھا۔ انہوں نے سعودی عرب کی خواتین کے بارہ میں نامہ نگار کے سوالوں کے جواب دیتے ہوئے ان کے متعلق مغربی عورتوں کے غلط تصورات کی بہت عمدگی سے تردید کی۔ مثال کے طور پر انہوں نے یہ واضح کرتے ہوئے کہ سعودی عرب کی خواتین تعلیم کے میدان میں ہرگز دوسروں سے پیچھے نہیں ہیں فرمایا:۔

"سعودی عورتیں ایسی نہیں ہیں جیسا کہ انہیں یہاں (مغرب میں) سمجھا جاتا ہے، وہ بہت زیادہ تعلیم یافتہ ہیں اور

(باقی ص۷ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا حضرت مسیحؑ جاپان میں آئے تھے؟

جاپان میں کسرِ صلیب کی ریسرچ

مکرم شیخ عبدالقادر صاحب لاہور

جاپان میں عیسائیت کی تاریخ بڑی عجیب ہے۔ چھٹی صدی میں بدھ مذہب کی مہایانہ شاخ سے جاپان متعارف ہوا اس کے بعد سو سال کے اندر مانی کے پیروکار اور نسطوری عیسائی یہاں آئے۔ مانویت اور عیسائیت کے منادی براہ تبت شاہراہ ابریشم کے ذریعہ سواحل چین تک آئے۔ وہاں سے سمندر کا سفر کیا۔ اور جاپان میں وارد ہوئے۔ پندرھویں صدی میں پرتگیزوں نے کیتھولک مذہب سے جاپان کو روشناس کیا۔

عیسائیت کے اس نفوذ کے علاوہ بعض عجیب و غریب مذہب شمالی جاپان میں ملتے ہیں۔ ان کا دعوےٰ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب سے بچائے گئے۔ ان کی جگہ ان کا ہمشکل چھوٹا بھائی صلیب پر چڑھ گیا۔ خود حضرت مسیح بلاد شرقیہ کے سفر دور دراز پر روانہ ہو گئے۔ وہ براہ سائبیریا شمالی جاپان میں بھی آئے۔ بلکہ کئی بار جاپان میں آئے۔ لیکن کشمیر کو واپس لوٹ جاتے رہے۔ بالآخر ایک سو چھ سال کی عمر میں آئے۔ تو یہاں ان کا انتقال ہو گیا۔ شمالی جاپان میں ادموری کے قریب ایک مجمع الجزائر علاقہ میں مدفون ہوئے۔ ان کے بہت سے بیٹے تھے۔ اس علاقے کا ایک خاندان حضرت مسیح علیہ السلام کی اولاد ہونے کا مدعی ہے۔

یہ عجوبۂ روزگار کس طرح معرض وجود میں آئے۔ تاریخ جاپان کا یہ ایک راز ہے گزشتہ ماہ جاپان میں ٹیلی ویژن پر ان فرقوں کے حالات منظر عام پر لائے گئے۔ لنڈن ٹائمز اور نیویارک ٹائمز میں ان کے حالات اشاعت پذیر ہوئے۔ ہالی وڈ کی ایک فلم میں بھی ان کا تذکرہ ہے۔ یہ فلم تیاری کے مراحل میں سے گزر رہی ہے اس طرح عیسائیت کی اس عجیب و غریب شاخ کے بارے میں کچھ معلومات حاصل ہوئی ہیں جو کہ ہدیۂ قارئین ہیں۔

مکتوبِ جاپان

لیکن اس سے قبل مولانا عطاء المجیب راشد مبلغ السلام جاپان کا ایک مکتوب آپ ۵ جولائی ۱۹۷۹ء کے مکتوب میں رقم طراز ہیں:۔

"حال ہی میں الفضل کے ایک مضمون میں آپ نے جاپان میں قبر مسیح کے بارے میں ذکر فرمایا ہے جس کتاب کا ذکر آپ نے فرمایا ہے اس کا نام (کتابت و طباعت کی خرابی کی وجہ سے) پڑھا نہیں جا رہا ہے اگر آپ اس کے نام اور مصنف سے مطلع فرمائیں تو ممنون ہوں گا جاپان میں یہ قصہ کافی مشہور ہے ابھی چند روز قبل T.V پر اس بارہ میں پروگرام بھی دکھایا گیا۔ اس میں بتایا گیا تھا کہ جو لوگ اس قبر کے محافظ وغیرہ ہیں ان لوگوں کا بیان کچھ اس طرح ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی بجائے ان کے ہم شکل چھوٹے بھائی کو صلیب دی گئی اور حضرت مسیح علیہ السلام بچ کر سفر پر نکل گئے اور مختلف علاقوں سے ہوتے ہوئے شمالی جاپان پہنچ گئے۔ اور بالآخر ۱۰۶ سال کی عمر میں وفات پائی۔

قبر کی بات تو واضح طور پر غلط ہے لیکن میرے خیال میں اس سارے واقعہ میں ہمیں بہت سے مفید پہلو بھی مل سکتے ہیں۔ پھر حضرت مسیح علیہ السلام کے وسیع اور طویل مشرقی علاقوں کے سفروں کے طور پر شاید یہ بھی ایک کڑی بن سکے۔ امید ہے کہ آپ اس بارہ میں اپنی رائے سے مطلع فرمائیں گے

میرا ارادہ ہے کہ اس سال اس علاقہ میں جا کر جہاں یہ قبر بتائی جاتی ہے۔ مزید معلومات حاصل کروں خدا کرے کہ اس کی توفیق ملے اور اس میں مفید پہلو بھی معلوم ہوں۔ اس سلسلہ میں اپنے مشوروں سے اور اس بارہ میں علم میں آنے والی کتب سے ضرور مطلع فرمائیں۔"

مولانا عطاء المجیب راشد کو میں نے مختصر جواب بھیج دیا ہے۔ کچھ تفصیل اس مضمون کے ذریعہ پیش قارئین ہے۔

روایت کا پس منظر

اس میں کلام نہیں کہ موجودہ عیسائیت پرتگیزوں کی آمد کے ساتھ جاپان میں متعارف ہوئی۔ لیکن اس سے بہت پہلے ایک عجیب و غریب فرقہ شمالی جاپان میں موجود تھا۔ وہ یہ مانتے تھے۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب سے نجات پا کر بلاد شرقیہ کے سفر پر روانہ ہو گئے۔ وہ سیاحت کرنے والے ایک ریفارمر تھے۔ وہ شمالی جاپان میں بھی آئے تھے۔ وہاں سے کشمیر لوٹ گئے۔ وہ بہت بوڑھے ہو کر فوت ہوئے۔ اس روایت سے فائدہ اٹھا کر بعد میں ایک قبر بنالی گئی۔ قبر کے محافظوں نے یہ کہنا شروع کر دیا۔ کہ حضرت مسیحؑ ایک سو چھ سال کی عمر میں دوبارہ جاپان میں آئے تو یہاں فوت ہو گئے۔ بہت سے بیٹے اپنے پیچھے چھوڑے۔ آپ کی اولاد جاپان میں موجود ہے۔ مزار سے وابستہ لوگوں نے یہ بھی کہنا شروع کر دیا کہ حضرت مسیحؑ کی بجائے ان کے ہم شکل چھوٹے بھائی کو صلیب دے دی گئی تھی:

میرے نزدیک اس روایت میں کچھ باتیں الحاقی ہیں کچھ پرانی۔ ضروری نہیں کہ سب کی سب صحیح ہوں۔ مرور زمانہ کے باعث تغیر و تبدل کا ہونا ضروری امر ہے اس فرقہ کے لوگ شمالی جاپان میں ادموری کے قریب آباد ہیں۔ ان کے پاس بعض دستاویزات بھی ہیں۔ ان کا مطالعہ بڑی احتیاط سے کرنے کی ضرورت ہے۔ زوائد سے قطع نظر اس روایت کی بنیاد یہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیبی موت سے نجات پا کر ایشیا کے سفر پر روانہ ہو گئے تھے۔ ان کی وفات بہت بڑھاپے میں ہوئی۔

سیاح پیغمبر

سوچنے والی بات یہ ہے کہ ایشیا میں دور دور یہ بات کیوں مشہور ہو گئی۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام جگہ جگہ گھومتے رہے۔ ایک مشہور سیاح

Nicholas Roerick

ہوئے ہیں۔ انہوں نے ۱۹۲۹ء میں اپنا سیاحت نامہ

"ہارٹ آف ایشیا"

کے نام سے تحریر کیا۔ اس میں وہ ذاتی شہادتوں کی بنا پر لکھتے ہیں۔

"کشمیر لداخ اور وسط ایشیا کے مختلف مقامات میں آج بھی یہ مضبوط روایت پائی جاتی ہے۔ کہ حضرت مسیحؑ نے ان ممالک کا سفر کیا تھا۔"

اسی تسلسل میں آگے چل کر لکھتے ہیں۔

"ہم نے اس وسیع طور پر پھیلی ہوئی کہانی کو مختلف پیرایوں میں لداخ سنکیانگ اور منگولیا کے دور دراز علاقوں میں سنا"

(ص ۲۹، ۳۰)

کیا جاپان میں حضرت مسیح آئے تھے

ایک دوسرے مشہور سیاح

FOSCO MARAINI

نے ۱۹۰۹ء میں طویل سیاحت کے بعد ایک کتاب لکھی

Where four worlds meet Hindu Kush 1959

سیاح موصوف نے سری نگر کشمیر میں قبر یوز آسف کا تفصیلی ذکر کیا ہے۔ یوز آسف سے مراد یسوع آسف ہے۔ اس بات کو اپنی دانست میں ہو بہو ثابت کرنے کے لئے جاپان کی ایک قدیم روایت کا ذکر کرتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح صلیب سے نجات پا کر ایشیا میں گھومتے رہے۔ شمالی جاپان میں وارد ہوئے۔ آبائے بنی اسرائیل کی طرح طویل عمر پائی۔ اور شمالی جاپان میں فوت ہو گئے۔

اس میں کلام نہیں کہ حضرت مسیح کی داستان حیات جو کہ صلیب کے بعد کے دور زندگی سے تعلق رکھتی ہے ایشیا میں مختلف پیرایوں میں مشہور ہوئی۔ اس سے قطع نظر بنیادی بات مشترک ہے۔ کہ صلیب سے نجات پا کر حضرت مسیح وسیع و عریض دنیا میں گھومتے رہے۔ تفصیل میں غلطی ہو سکتی ہے۔ لیکن ساری شہادتوں کے نقطہ مرکزی کا ایک ہونا ہمیں یہ بتاتا ہے۔ کہ اس کہانی میں صداقت کا پہلو موجود ہے۔

W. Raymond Drake نے دنیا کے عجائب و غرائب پر مبنی ایک کتاب لکھی ہے۔ کتاب کا نام ہے

Spacemen in the Ancient East

ایک جگہ لکھتے ہیں:۔

"بعض علماء اس نظریہ کے داعی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں کہ یسوع مسیح صلیبی موت سے بچ گئے تھے۔ اس کے بعد وہ روم بھی گئے بالآخر ہندوستان میں جاکر فوت ہوئے"۔

پھر لکھتے ہیں:۔

"چنگیز مبلغین کی آمد سے بہت پہلے جاپان میں ایسے عجیب عیسائی فرقے موجود تھے آج بھی ہیں۔ جن کا عقیدہ ہے کہ حضرت مسیح صلیب سے بچ گئے تھے۔ ان کی وفات شمالی جاپان میں ہوئی۔" (ص۹۱)

۱۹۷۵ء میں جرمنی کے دو عالموں نے مل کر حضرت مسیح کے بعد از صلیب دور حیات پر تاریخی مواد شائع کیا ہے۔ نام یہ ہے

The Second life of Jesus christ or Jesus's post-resurrection life by Nelson T. Briknaer and Kurt Berna

اس میں وہ لکھتے ہیں:۔

There are reposts that Jesus visited Japan several times. Each time HHe returned to Kashmir

Page 28

جاپان میں اس طرح کی خبریں موجود ہیں کہ یسوع جاپان کئی دفعہ آئے۔ ہر دفعہ وہ کشمیر کو واپس لوٹ جاتے رہے۔

اس کتاب کا موضوع یہ ہے کہ حضرت مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔ صلیبی موت دراصل قوما کی کیفیت یعنی گہری بے ہوشی کی حالت تھی۔ اس سے شفایاب ہوکر آپ بنی اسرائیل کے گمشدہ فرقوں کی تلاش میں شمال مغربی ہندوستان۔ تبت۔ لداخ اور چین میں گھومتے رہے۔ بدھوں نے ان کو ایک سیاح ریفارمر کے طور پر مانا۔ (باقی)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

اخبار الفضل

خود خرید کر پڑھے۔

(مینیجر الفضل)

زرّیں نصائح

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر فرشتے بھی تمہاری تعریف کریں تو تم ماریں کھاؤ اور خوش رہو۔ اور گالیاں سنو اور شکر کرو اور ناکامیاں دیکھو اور پیوند مت توڑو۔ تم خدا کی آخری جماعت ہو سو وہ نیک عمل دکھلاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر ہو۔"

(کشتی نوح ص۱۴)

"طریق تقویٰ پر پنجہ مار کر یاوہ گوئی کے مقابلہ میں یاوہ گوئی نہ کریں اور گالیوں کے مقابلہ میں گالیاں نہ دیں۔ وہ بہت کچھ ٹھٹھہ اور ہنسی سنیں گے جیسا کہ وہ سن رہے ہیں مگر چاہیئے کہ خاموش رہیں اور تقویٰ اور نیک بختی کے ساتھ خدا تعالیٰ کے فیصلہ کی طرف نظر رکھیں۔ اگر وہ چاہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی نظر میں قابل تائید ہوں تو صلاح اور تقویٰ اور صبر کو ہاتھ سے نہ دیں۔"

(راز حقیقت ص۱)

"چاہیئے کہ صبر کریں کہ گالیوں کا گالیوں کے ساتھ ہرگز جواب نہ دیں اور اپنا نمونہ اچھا دکھاویں۔ کیونکہ اگر وہ بھی ایسی ہی درندگی ظاہر کریں۔ جیسا کہ ان کے مقابلہ پر کی جاتی ہے تو پھر ان میں اور دوسروں میں کیا فرق۔ اس لئے میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ ہرگز اپنا اجر نہیں پاسکتے۔ جب تک صبر اور تقویٰ اور عفو اور درگزر کی خصلت سب سے زیادہ ان میں نہ پائی جائے۔"

(تریاق القلوب ص۳۸۵)

" خدا کے فضل کی صبر سے انتظار کرو۔ گالیاں سنو اور چپ رہو۔ ماریں کھاؤ اور صبر کرو اور حتی المقدور بدی کے مقابلہ سے پرہیز کرو تا آسمان پر تمہاری قبولیت لکھی جاوے۔"

(تذکرۃ الشہادتین ص۶۶)

گالیاں سن کے دعا دو پا کے دُکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار
تم نہ گھبراؤ اگر وہ گالیاں دیں ہر گھڑی
چھوڑ دو ان کو کہ چھپوائیں وہ ایسے اشتہار
چپ رہو تم دیکھ کر ان کے رسالوں میں ستم
دم نہ مارو گر وہ ماریں اور کر دیں حال زار
دیکھ کر لوگوں کا جوش و غیظ مت کچھ غم کرو
شدت گرمی کا ہے محتاج باران بہار

(براہین حصہ پنجم ص۱۱۴)

"گالیاں سنکر برداشت کریں اور ہرگز ہرگز گالی کا جواب گالی سے نہ دیں کیونکہ اس طرح پر برکت جاتی رہتی ہے۔ صبر اور برداشت کا نمونہ ظاہر کریں اور اپنے اخلاق ظاہر کریں اور یقیناً یاد رکھو کہ عقل اور جوش میں خطرناک دشمنی ہے۔ جب جوش اور غصہ آتا ہے تو عقل قائم نہیں رہ سکتی لیکن جو صبر کرتا ہے اور حلم باری کا نمونہ دکھاتا ہے۔ اس کو ایک نور دیا جاتا ہے۔ جس سے اس کی عقل اور فکر کی قوتوں میں ایک نئی روشنی پیدا ہو جاتی ہے۔"

(الحکم ۱۰ رمئی ۱۹۰۲ء)

"صبر بھی ایک عبادت ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ صبر کرنے والوں کو وہ بدلے ملیں گے جن کا کوئی حساب نہیں ہے یعنی ان پر بے حساب انعام ہوں گے یہ اجر صرف صابروں کے واسطے ہے دوسری عبادات کے واسطے اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ نہیں ہے۔ جب ایک شخص ایک کی حمایت میں زندگی بسر کرتا ہے۔ تو جب اسے دکھ پر دکھ پہنچتا ہے۔ تو آخر حمایت کرنے والے کو غیرت آجاتی ہے۔ اور وہ دکھ دینے والے کو تباہ کر دیتا ہے۔ اسی طرح ہماری جماعت خدا تعالیٰ کی حمایت میں ہے اور دکھ اٹھانے سے ایمان قوی ہو جاتا ہے۔ صبر جیسی کوئی شے نہیں۔"

(بدر ۸ ردسمبر ۱۹۰۲ء)

"صبر کرو کہ یہ وقت صبر کا ہے۔ جو صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ اسے بڑھاتا ہے۔ انتقام کی مثال شراب کی طرح ہے۔ کہ جب تھوڑی پینے لگتا ہے تو بڑھتی جاتی ہے۔ حتی کہ پھر وہ اسے چھوڑ نہیں سکتا۔ اور حد سے بڑھتا ہے۔ اس طرح انسان انتقام لیتے لیتے ظلم کی حد تک پہنچ جاتا ہے۔"

(بدر ۱۳ رجولائی ۱۹۰۳ء)

"دیکھو میں اس امر کے لئے مامور ہوں کہ تمہیں بار بار ہدایت کروں کہ ہر قسم کے فساد اور ہنگامہ کی جگہوں سے بچتے رہو۔ اور گالیاں سنکر بھی صبر کرو بدی کا جواب نیکی سے دو۔ اور کوئی فساد کرنے پر آمادہ ہو تو بہتر ہے کہ تم ایسی جگہ سے کھسک جاؤ۔ اور نرمی سے جواب دو۔ ...... میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ صبر کو ہاتھ سے نہ دو۔ صبر کا ہتھیار ایسا ہے کہ توپوں سے وہ کام نہیں نکلتا جو صبر سے نکلتا ہے۔ صبر ہی ہے جو دلوں کو فتح کرتا ہے۔ .... میں تمہیں یہ بھی بتا دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ یہاں تک اس امر کی تائید کرتا ہے کہ اگر کوئی شخص اس جماعت میں ہو کر صبر اور برداشت سے کام نہیں لیتا تو وہ یاد رکھے کہ وہ اس جماعت میں داخل نہیں ہے۔"

(الحکم ۳۰ دسمبر ۱۹۰۲ء)

صبر بڑا جوہر ہے جو شخص صبر کرنے والا ہوتا ہے۔ اور غصہ سے بھر کر نہیں بولتا۔ اس کی تقریر اپنی نہیں ہوتی بلکہ خدا تعالیٰ اس سے تقریر کرواتا ہے۔ جماعت کو چاہیئے کہ صبر سے کام لے اور مخالفین کی سختی پر سختی نہ کرے۔ اور گالیوں کے عوض میں گالی نہ دے۔ جو شخص ہمارا مکذب ہے اس پر لازم نہیں کہ وہ ادب کے ساتھ بولے۔ اس کے نمونے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بھی بہت پائے جاتے ہیں۔ صبر جیسی کوئی شے نہیں مگر صبر کرنا بڑا مشکل ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی تائید کرتا ہے جو صبر سے کام لے۔"

(بدر ۱۷ر نومبر ۱۹۰۵ء)

"تم دشمن کے مقابلہ پر صبر اختیار کرو۔ تم گالیاں سن کر چپ رہو۔ گالی سے کیا نقصان ہوتا ہے۔ گالی دینے والے کے اخلاق کا پتہ لگتا ہے میں تو یہ کہتا ہوں کہ اگر تم کو کوئی زدوکوب بھی کرے تب بھی صبر سے کام لو۔"

(الحکم ۲۴ر جنوری ۱۹۰۷ء)

سب سے بہتر اور سب سے اعلیٰ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

"ہم نے سب سے بہتر اور سب سے اعلیٰ اور سب سے خوب تر اس مرد خدا کو پایا ہے جس کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔"

(چشمہ معرفت ص۲۸۴)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حیاتیاتی سائنس

ذرّہ کے اسراری خواص

(مکرم ڈاکٹر محمد مصدّق احمد شاہ صاحب آئی سی۔ ایس فزیشن۔ دیونہ منڈی۔ پاسکو گجرات)

اور اب ہم اجرام کے سالموں پر ہونے والی تحقیقات کا جائزہ لیں تو ۲۶ رجنوری ۱۹۳۹ء کو جرمنی ہی کے دو کیمیادانوں آٹو ہان اور ایف سٹراس مین پر اللہ تعالیٰ نے اتفاقیہ طور پر ایک نئے جوہری تعامل یا NUCLEAR REACTION کا انکشاف فرمایا جس کا اعلان نیلس بوہر نے (جو کہ جوہر طبیعیات کے بانیوں میں سے ایک تھے) کو کے زمانے کو "جوہری قوت" کے میدان میں داخل کر دیا اور اس کی وضاحت سادہ الفاظ میں یوں کی جا سکتی ہے کہ "جس طرح دو مختلف کیمیاوی مادوں کو ملانے سے ایک تعامل واقع ہوتا ہے اور اس تعامل کے واقع ہونے پر قوت کا انجذاب یا اخراج ہوتا ہے۔ اسی طرح جب دو مختلف "مرکزوں" کو ملانے سے بھی ایک مرکزائی تعامل واقع ہوتا ہے اور اس مرکزائی تعامل کے واقع ہونے پر بھی قوت کا اخراج ہوتا ہے جو کہ کیمیائی تعامل کے واقع ہونے پر خارج ہونے والی قوت سے ہزاروں نہیں لاکھوں گنا زیادہ ہوتا ہے۔" اب دیکھنا یہ ہے کہ یہ مرکزہ کیا بلا یا "جن" ہے؟ اس کے لئے اوپر بیان ہو چکا ہے کہ اجرام کے باریک ترین مکمل وجود کو سالمہ یا ایٹم کہتے ہیں۔ اس "سالمہ" کو نازک سائنسی اوزاروں سے پکڑ کر جب الیکٹرانک خوردبین کے ذریعے دیکھیں تو یہ بھی ایک سخت خول والی خوبصورت گیند ہی کی طرح نظر آتا ہے۔

جب اس گیند کے اوپر والے سخت خول کو توڑا جائے تو اس کے اندر بھی ایک مرکزہ یا NUCLEUS پایا جاتا ہے جس کے گرد نیوٹران اور پروٹان تیزی سے حرکت کرتے ہوئے نظر آئیں گے۔ یہ ہے وہ "مرکزہ" جس کے اندر وہ خوفناک "جنات" یا وہ ہیبت ناک قوتیں قید کی گئی ہیں جنہیں BINDING FORCES یا مربوط طاقتیں کہا جاتا ہے۔ یہی مرکزہ وہ ذرّہ ہے جس کے اندر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو روحانی طور پر خورشید یا سورج کی قوت اور حدت کا جلوہ دیکھا تھا مگر عملی طور پر ذرّہ کے ان اسرار و خواص کا تخریبی مظاہرہ ناگاساکی اور ہیروشیما کے ان معصوم انسانوں نے لاکھوں کی تعداد میں دیکھا جن کی روحیں آج بھی اپنی تباہی اور بربادی پر بین کرتی ہوئی محسوس ہوتی ہیں ذرّہ کے ان ہی اوصاف و خواص کے عملی انکشاف سے بہت عرصہ قبل اللہ تعالیٰ نے اپنے مامور کے ذریعے انہیں صرف تعمیری طور پر انسانی صحت کو قائم رکھنے اور تسخیر کائنات کے لئے "سلطان" کے طور پر استعمال کرنے کی ہدایت فرمائی تھی لیکن شیطان نے پھر آدم کو بہکا دیا کہ وہ اپنی بین الاقوامی بادشاہت قائم کرنے کے لئے اسے تخریبی طور پر استعمال کرے ؎

اے بسا خانہ دشمن کہ تو ویراں کردی،

کے مطابق ترغیب دی

لیکن آخر کار بقول حضرت مامور زمانہ

اے تپ عشق بایزد کہ بدیں خونخواری
کافرستی مگرم مرد مسلمان کردی

کے مصداق یہی خوفناک اور خونخوار قوت پوری دنیا کے انسانوں کو مسلمان بنا کر امن اور سلامتی کی راہ پر گامزن بھی کر سکتی ہے۔ ممکن ہے کہ "سالٹ معاہدے" ہی ان خطرناک قوتوں کے تعمیری مقاصد کے لئے استعمال کی ابتدا ہوں اور یہی "سالٹ" جس کے معنے بھی نمک کے ہی ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نمک کو ذرّہ کے اسراری خواص کے ساتھ روحانی پر چھڑک کر کافر و دیندار کو قبلہ کے رخ پر ڈال دیں۔ آمین

قارئین کرام! یہ ہیں ذرّہ کے اسراری خواص کی چند ایک جھلکیاں جن کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک سو سال کے قریب عرصہ ہو گیا ہے جاننے کے لئے فرمان جاری کیا تھا اور انہیں صحت انسانی کو بحال کرنے کے لئے استعمال کرنے کا بھی مشورہ دیا تھا دوسرے تمام طریق ہائے علاج کی نسبت تجربات سے یہ طریق علاج بہتر، بے ضرر اور سہل الحصول بھی ثابت ہو چکا ہے۔ لیکن ہمارے عالی دماغ معالجین کرام نے اب تک بھی اس طرف توجہ نہیں دی۔ بڑے بڑے سپیشلسٹ حضرات بھی برٹش فارما کوپیا کو چھوڑ کر ادھر ادھر دیکھنا گناہ کبیرہ خیال کرتے ہیں لیکن آپ انہیں قسم دے کر پوچھ لیں کہ ان کے علم میں کسی بھی انسانی مرض کا کوئی شافی علاج ممکن ہے؟ اسی طرح حکمائے کرام بھی ضرور اس حقیقت کا اعتراف کریں گے کہ اس تیز رفتار زمانے میں طب یونان اور قرابادین قادری انسانی جسم میں انتہائی تیزی سے سرایت کرنے والی امراض یا یوں کہئے کہ تیزی سے علاماتِ مرض کے اظہار کو کنٹرول کرنے کے لئے کوئی خاص یا حتمی طریق علاج نہیں ہے البتہ سرجن حضرات کا علم اپنی جگہ اپنے وقت پر نہایت ضروری اور مناسب ہے

مندرجہ بالا حقائق کی روشنی میں میں اپنی جماعت کے معالجین کرام کی خدمت میں عاجزانہ عرض کرنے کا حق رکھتا ہوں کہ وہ اس طریقِ علاج کے متعلق ضرور علم حاصل کریں اور اپنے معالجاتی معمول میں کسی اپنے طریق کے مطابق لا علاج مرض میں اسے آزما کر دیکھیں۔ اس مقام پر ایک لطیفہ غیر مناسب نہ ہوگا کہ ہمارے گاؤں کے چھوٹے سے بازار میں ایک مرزا محمد حیات رہتے تھے۔ پولیس میں ملازم تھے اور اٹھائیس برس ملازمت کرنے کے باوجود ایک دوست سے ہمدردی کی خاطر ملازمت سے ڈسمس ہو کر بغیر کسی پنشن وغیرہ کے گھر آ گئے تھے بڑے مخلص اور صاف گو انسان تھے بھنگ کے نت نئے مشروب، پکوڑوں اور برفی کی صورت میں حاجت مند لوگوں کے ہاتھ فروخت کیا کرتے تھے۔ خاکسار کے ساتھ بڑی شفقت سے پیش آیا کرتے۔ ایک دن اس عاجز نے پوچھا کہ مرزا جی بھنگ کے نشے کے بعد آپ کیا محسوس کرتے ہیں؟ برجستہ فرمانے لگے کہ "او میں صدقے جاواں، دو گھٹ پی کے دیکھو، ہنے ای پتہ لگ جاسیے گا" (یعنی میں صدقے جاؤں دو گھونٹ پی کر دیکھیں، ابھی پتہ لگ جائے گا)۔

سو خاکسار ایک دفعہ پھر اپنے اونچے علم اور اونچی ذہنی صلاحیتوں کے مالک معالجین کرام کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ آپ INORGANIC CELL SUBSTANCES کو پڑھیں اور پھر انہیں پریکٹس میں لا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا "سلام" حاصل کریں جو آپ نے آسمانی فیصلہ کے آخر پر ان الفاظ میں ایسے لوگوں کے لئے لکھا ہے جو آپ کے اسرار کا فہم حاصل کریں گے۔ فرمان ہے:

"والسلام علی من فہم
اسرارنا واتبع الھدیٰ"

الناصح المشفق خاکسار غلام احمد قادیانی
۲۷ دسمبر ۱۸۹۱ء

ولادت

۶ راگست ۱۹۷۹ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے بیٹے فضل الرحمٰن عامر سلمہ اللہ تعالیٰ حال مقیم ہملٹن کینیڈا کو بیٹی عطا فرمائی ہے بچی ڈاکٹر عبدالرحیم دہلوی مرحوم صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پڑپوتی اور شیخ منظور الحق صاحب لدھیانوی حال برنٹ فورڈ کینیڈا کی نواسی ہے۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو عمر دراز عطا فرمائے، صالحہ، سعادت مند اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

عبدالرحمٰن دہلوی
۲/۸ دار الصدر شمالی۔ ربوہ

قائدین مجالس!

ہمارا سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۱۹-۲۰-۲۱ اکتوبر کو ہو رہا ہے اس کیلئے ابھی سے خدام اور اطفال کو تیار کریں۔ (معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ تعمیر مساجد صدقہ جاریہ ہے

عرصہ ۱۶ اپریل تا ۳۰ اپریل ۱۹۷۹ء میں مساجد فنڈ میں حصہ لینے والے مخلصین جنہوں نے دس روپیہ یا اس سے زائد رقوم ادا فرمائی ہیں۔ ان کے اسماء گرامی بغرض دعا درج ذیل ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

۱۔ محترمہ امینہ عنایت صاحبہ ناظم آباد کراچی	۱۱۔۰۰
۲۔ مکرم محمد عزیز صاحب چک ۱۰۱ ضلع فیصل آباد	۵۰۔۰۰
۳۔ " کلیم احمد صاحب کراچی	۲۵۔۰۰
۴۔ " عزیز الدین صاحب "	۱۰۔۰۰
۵۔ " سید ناصر علی ارتضیٰ صاحب "	۱۰۔۰۰
۶۔ محترمہ صادقہ حمید کرامت صاحبہ "	۳۲۔۰۰
۷۔ دیگر متفرق احباب "	۱۷۔۰۰
۸۔ مکرم چوہدری محمد امین صاحب منیجر ماڈرن موٹرز اسلام آباد	۵۰۔۰۰
۹۔ " محمد سعید احمد صاحب سرگودھا چھاؤنی	۵۰۔۰۰
۱۰۔ محترمہ مسعودہ صاحبہ بیگم ڈاکٹر جنود اللہ صاحب مرحوم سرگودھا	۳۰۔۰۰
۱۱۔ مکرم احمد جان خان صاحب لوٹی ضلع مردان	۱۲۰۔۰۰
۱۲۔ " رانا سعادت احمد خان صاحب کارکن دفتر امانت تحریک جدید	۱۰۔۰۰
۱۳۔ " خواجہ محمد عبداللہ، محمد رفیق صاحبان گوجر خان	۱۰۹۔۰۰
۱۴۔ جماعت احمدیہ گوجرانوالہ	۱۷۔۰۰
۱۵۔ مکرم محمد الطاف و محمد ارشد صاحبان گوندل سیالکوٹ	۵۰۔۰۰
۱۶۔ " لئیق احمد صاحب سیالکوٹ	۱۰۔۰۰
۱۷۔ محترمہ بشریٰ صاحبہ "	۲۰۔۰۰
۱۸۔ " ناصرہ دختر خواجہ بشیر احمد صاحب "	۵۰۔۰۰
۱۹۔ " رسول بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب "	۱۰۔۰۰
۲۰۔ " محمودہ ثروت صاحبہ و امۃ النصیر صاحبہ و امۃ الحمید صاحبہ دارالصدر شمالی ربوہ	۱۵۔۰۰
۲۱۔ " بیگم صاحبہ ڈاکٹر ایم حفیظ خان صاحب دارالبرکات ربوہ	۵۰۔۰۰
۲۲۔ مکرم انوار الحق صاحب معرفت مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ	۷۰۔۰۰
۲۳۔ جماعت احمدیہ گوجرہ ضلع فیصل آباد	۱۵۔۰۰
۲۴۔ " جہلم	۶۰۔۰۰
۲۵۔ مکرم عبدالغفور صاحب پشاور روڈ راولپنڈی	۵۰۔۰۰
۲۶۔ محترمہ حمیدہ طاہرہ صاحبہ اہلیہ ولایت محمد صاحب چیمہ ربوہ	۵۰۔۰۰
۲۷۔ " اہلیہ محمد ظہور خان صاحب دارالصدر شرقی "	۱۰۔۰۰
۲۸۔ مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور "	۲۰۔۰۰
۲۹۔ لجنہ اماء اللہ چک ۱۰۸ ج۔ب۔ تلونڈی ضلع فیصل آباد	۳۵۔۰۰
۳۰۔ جماعت احمدیہ سرائے سدھو ضلع ملتان	۱۰۔۰۰
۳۱۔ مکرم سید سعید احمد صاحب واربرٹن ضلع شیخوپورہ	۱۵۔۰۰
۳۲۔ " بشیر احمد صاحب شمس دارالصدر شمالی ربوہ	۱۰۔۰۰
۳۳۔ جماعت احمدیہ لیہ ضلع مظفر گڑھ	۱۰۰۔۰۰
۳۴۔ محترمہ بشریٰ سعادت صاحبہ دارالبرکات ربوہ	۱۰۔۰۰
۳۵۔ محلہ دارالصدر غربی ربوہ	۶۶۔۰۰
۳۶۔ جماعت احمدیہ بھڈال ضلع سیالکوٹ	۱۰۔۰۰
۳۷۔ محترمہ نور جہاں مشتاق عالم صاحبہ ٹیکسلا	۱۰۔۰۰
۳۸۔ مکرم محمد یوسف صاحب چونڈہ ضلع سیالکوٹ	۲۵۔۰۰

(باقی)

رپورٹ سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ کینیڈا

۳۰ جون ۱۹۷۹ء کو جماعت ہائے کینیڈا کی تیسری سالانہ کنونشن ٹورنٹو شہر سے ۱۵ میل دور SCARBOROUGH میں منعقد ہوئی۔ کینیڈا کے تقریباً ہر بڑے شہر سے احمدی بھائی بہنوں اور بچوں نے شرکت کی۔ لجنہ اماء اللہ کینیڈا نے اپنے اجتماع کی کارروائی کا آغاز صبح دس بجے تلاوت قرآن پاک سے کیا۔ پھر نظم کے بعد حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ مرکزیہ کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔ جس کے بعد صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا نے صدارتی ایڈریس پڑھا۔ بعد ازاں مندرجہ ذیل تقاریر ہوئیں۔

۱۔ خلافت کی اہمیت۔ ۲۔ اسلام زندہ مذہب ہے؟
۳۔ مغربی معاشرے میں تربیت اولاد
۴۔ Beliefs & Objects of Ahmadiyya Movement.

دوران تقاریر کلام محمود سے ایک نظم اور سالانہ رپورٹ بھی پڑھ کر سنائی گئیں۔ مندرجہ بالا پروگرام کے بعد کھانے اور نماز ظہر و عصر کے وقفہ کے بعد مندرجہ ذیل ناصرات کے مقابلے ہوئے جس میں بہت سی بچیوں نے حصہ لیا۔

۱۔ مقابلہ تلاوت قرآن پاک (سورۃ کوثر)
۲۔ نظم (کبھی نصرت نہیں ملتی درِ مولیٰ سے گندوں کو)
۳۔ مضمون The Promised Messiah & Importance of Prayers.

دوسرا دن (یکم جولائی ۱۹۷۹ء) حسب معمول کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ درثمین سے نظم پڑھنے کے بعد مکرم سید میر محمود احمد صاحب مشنری انچارج امریکہ جو کینیڈا جماعت کی دعوت پر امریکہ سے تشریف لائے تھے، خواتین سے ایمان افروز خطاب فرمایا۔ آپ نے اولاد کی تربیت کی طرف خاص توجہ دلائی۔ آپ کی تقریر کے بعد سلام پڑھا گیا جس میں سب بہنوں نے شرکت کی۔ پھر مینا بازار کی افادیت پر تقریر کی گئی۔ سب بہنوں نے مینا بازار میں شرکت کی۔ بہنوں کے تعاون اور محنت کی بدولت تقریباً ۱۲۵۰ $ کی رقم جمع ہوئی جو مسجد فنڈ میں لجنہ کینیڈا کی طرف سے ادا کر دی گئی۔ بعد ازاں صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا کی صدارت میں مجلس عاملہ کا اجلاس ہوا جس میں مختلف امور پر تبادلہ خیالات کرکے اہم فیصلے کئے گئے۔

دوسرے اجلاس کی تمام کارروائی مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئی۔ اور دعا پر یہ بابرکت اجلاس ختم ہوا۔

(مرسلہ دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری والدہ ہفتہ عشرہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ ان کی کامل صحت اور پریشانیوں کے دور ہونے کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔
(ملک رفیق احمد ابن ملک منیر احمد صاحب مرحوم دارالعلوم شرقی۔ ربوہ)

۲۔ خاکسار کی اہلیہ ناصرہ خانم بعارضہ ہائی بلڈ پریشر چند یوم سے سخت علیل ہیں۔ اور شدید حملہ کی وجہ سے بولنے اور سننے سے بھی معذور ہیں۔ احباب جماعت سے التماس ہے کہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

حسین المحاسن
۱۵۔ الف عقب جیکب لائنز کراچی ۳

۳۔ میری والدہ ایک لمبے عرصہ سے اور میری ہمشیرہ چند ہفتوں سے مختلف عوارض سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ہر دو کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (نصیر الدین۔ دارالعلوم غربی۔ ربوہ)

قائدین کرام!

آئندہ دو سال کے لئے قائدین کا انتخاب کروا کر رپورٹ جلد از جلد مرکز کو ارسال کریں۔ (معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الاخبار والآراء

(بقیہ صفحہ ۲)

یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کرنے والی لڑکیوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ مثلاً پچھلے سال ۱۰۰ خواتین ڈاکٹروں نے سعودی یونیورسٹیوں سے میڈیکل کی تعلیم مکمل کی۔ اس میں وہ لیڈی ڈاکٹرز شامل نہیں ہیں جنہوں نے امریکہ، برطانیہ، فرانس اور جرمنی میں اپنی تعلیم مکمل کی۔ یہ کارنامہ اسلئے بھی باعث فخر ہے کہ سعودی عرب کی کل آبادی ۷۰ لاکھ ہے اور وہاں لڑکیوں کا پہلا سکول صرف ۳۰ سال پہلے قائم کیا گیا تھا۔ اس ۳۰ سال کے عرصہ میں سعودی عرب ازمنہ وسطیٰ سے ماڈرن دور میں شامل ہو گیا ہے"۔

(روزنامہ "نوائے وقت" لاہور ۱۲ر اگست ۱۹۷۹ء صفحہ ۶)

پردہ کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ صحراء کی بدوی عورتیں تو پردہ نہیں کرتیں لیکن شہروں کی عورتیں پردہ کی پابند ہیں اور اسے اپنے لئے احترام اور عزت کا موجب سمجھتی ہیں۔ لیکن انہوں نے پردہ کی حمایت میں جو انداز اختیار کیا وہ اس لحاظ سے محلِ نظر ہے کہ اس میں اسلامی شعار سے زیادہ ماحول کے اثر اور رواج کی مجبوری پر زور دیا گیا ہے جس کی رُو سے دوسرے اور یکسر مختلف ماحول میں اس اسلامی شعار کی پابندی نہ صرف یہ کہ ضروری نہیں رہتی بلکہ غیر ضروری بن جاتی ہے۔ چنانچہ انہوں نے فرمایا:-

"بدوی عورتیں صحرا میں بغیر پردے کے ٹرک اور لینڈ روور چلاتی ہیں لیکن شہروں کی عورتیں بالکل مختلف ہیں کیونکہ روایت کی وجہ سے وہ شہروں میں بے پردگی میں اپنی تضحیک محسوس کرتی ہیں۔ اس لئے وہ خیال کرتی ہیں کہ اگر وہ پردہ میں ہوں تو وہ زیادہ قابلِ عزت اور محترم سمجھی جاتی ہیں۔ مَیں جب وہاں (مراد سعودی عرب) جاتی ہوں تو بالوں کو ڈھانپتی ہوں اور لمبا لباس پہنتی ہوں۔ روم میں وہی کرنا چاہیئے جو رومن کرتے ہیں۔ اگر یہاں (امریکہ میں) کوئی عورت لانگ آئیلینڈ کے ساحلِ سمندر پر نقاب پہن کر آئے تو یہ بیہودہ معلوم ہو گا۔ اسی طرح اگر مَیں سعودی عرب جا کر نقاب نہ پہنوں تو بے ہودگی ہو گی۔ صحرا میں بغیر نقاب جاؤں گی لیکن لباس لمبا ہو گا"۔

(نوائے وقت ۱۲ر اگست ۱۹۷۹ء صفحہ ۶)

اس کا تو مطلب یہ ہوا کہ مسلمان عورتوں کے لئے اسلامی ملکوں میں جہاں پردہ رائج ہو پردہ کرنا ضروری ہے لیکن مغربی ملکوں میں نہ صرف یہ کہ پردہ کرنا غیر ضروری ہو گا بلکہ بیہودگی شمار ہو گا۔ حالانکہ ایسا دوہرا معیار اختیار کرنا پردہ کے قرآنی احکام کے سراسر خلاف ہے بلکہ ان کی تضحیک کے مترادف ہے۔ یہ تو مجبوری کا پردہ ہوا نہ کہ قرآنِ مجید کی پُر حکمت تعلیم پر خلوصِ دل کے ساتھ کماحقہٗ عمل کا التزام۔ موصوفہ چونکہ اس بارہ میں دوہرے معیار کی قائل ہیں اور مغربی ممالک میں پردہ نہ کرنے کی طرف مائل ہیں اس لئے انہوں نے ننگے سر اپنی تصویر شائع کرانے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھا اور "نوائے وقت" نے بھی انٹرویو کے ساتھ ان کے فوٹو کی اشاعت کو ضروری خیال کیا۔

ارب پتی باپ کی غم زدہ بیٹی

لوگ ڈھیروں ڈھیر دولت سونے اور چاندی کے محفوظ خزانوں، عورتوں، اولاد، بڑی بڑی حویلیوں اور جائیدادوں اور عیش و عشرت کے سامانوں میں خوشی تلاش کرتے ہیں لیکن عیش و عشرت کے یہ سامان ان کے لئے جس طرح نت نئے تفکرات، حسرت و یاس اور غم و اندوہ کا باعث ہو کر انہیں جیتے جی دوزخ میں جھونکنے کا موجب بنتے ہیں۔ اس کا اندازہ یونان کے ارب پتی تاجر سٹاورس نیارکوس کی بیس سالہ بیٹی ماریا ازابیلا کے اُس انٹرویو سے ہو سکتا ہے جو اس نے ایک فرانسیسی اخبار لوپس پال اناستائی کو دیا اور جو ہیرالڈ ٹریبیون میں شائع ہوا اور جس کا خلاصہ روزنامہ "نوائے وقت" لاہور نے اپنی ۲۹ر جولائی ۱۹۷۹ء کی اشاعت میں شائع کیا ہے۔

یونان کے ارب پتی تاجر سٹاورس نیارکوس کا خاندان اپنی بے انداز دولت و ثروت کے نتیجہ کے طور پر شادیوں اور طلاقوں کی بھرمار نیز بالخصوص عورتوں کی اموات اور دیگر بہت سے مکروہات کی وجہ سے بہت شہرت یافتہ یا بدنام ہے۔ اُس کی بیٹی ماریا ازابیلا نے جو اپنے باپ کے گھر میں سخت دُکھ اور تکلیف میں زندگی بسر کرتی رہی تھی ایک فرانسیسی شخص سے شادی کر لی ہے اور اب وہ اُس کے ساتھ فرانس میں تنگدستی کے باوجود ہشاش بشاش زندگی گزار رہی ہے۔ اُس نے اپنی سابقہ متمول زندگی کا ذکر کرتے ہوئے فرانسیسی صحافی کو بتایا:-

"عام طور پر ہمارے خاندان کے بارہ میں یہ خیال پایا جاتا ہے کہ ہم عیش و راحت کے روز و شب گزارتے ہیں۔ ایسا سوچنا صحیح نہیں ہے کیونکہ میرے باپ نے اور خود مَیں نے بھی زندگی میں بہت غم اُٹھائے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ ہم طبعاً الم پسند واقع ہوئے ہیں۔

میری عمر گیارہ برس تھی کہ میری ماں کا انتقال ہو گیا۔ اس کے بعد میرے باپ نے دوسری شادی کی مگر چار برس بعد میری سوتیلی ماں کا بھی انتقال ہو گیا اس میں کوئی شک نہیں کہ خدا نے مجھے ایک ارب پتی باپ کی بیٹی بنایا ہے یہ میری خوش قسمتی ہے مگر آپ دولت سے خوشی نہیں خرید سکتے۔ مَیں نے جب سے ہوش سنبھالا ہے غم سے بوجھل روز و شب گزارتی رہی ہوں۔ مَیں کہنا چاہوں گی کہ گھر سے باہر بیٹھ کر رونے کی بجائے ایک خوبصورت سجے سجائے مکان کے اندر بیٹھ کر رونا بظاہر اچھا ہی سمجھا جائے گا تو یوں سمجھئے کہ مَیں ایک خوبصورت مکان کے اندر بیٹھ کر روتی رہی ہوں"۔

(نوائے وقت ۲۹ر جولائی ۱۹۷۹ء صفحہ ۶)

سچ یہ ہے کہ اگر خدا میں ہو کر زندگی بسر نہ کی جائے تو اموال کی کثرت انسان کو نفسانی خواہشات کا غلام بنا کر اور مکروہاتِ دُنیا میں مبتلا کر کے اس کے لئے اسی دُنیا میں ایک دوزخ پیدا کر دیتی ہے اور زندگی عذاب بن کر رہ جاتی ہے۔ چونکہ اس دوزخ کے اِردگرد نفسانی خواہشوں اور مادی آسائشوں کی پھلواڑی لگی ہوئی ہوتی ہے اسلئے ظاہر بین ایسے لوگوں کو خوش قسمت سمجھتے اور ان جیسا بننے کی تمنا کرتے ہیں یہ انکی بہت بڑی غلطی ہوتی ہے اسی لئے تو حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ

اس جائے پُر عذاب سے کیوں دل لگاتے ہو
دوزخ ہے یہ مقام یہ بستاں سرا نہیں

چندہ وقفِ جدید کی ترسیل

جملہ سیکرٹری صاحبان مال سے التماس ہے کہ براہِ مہربانی ماہِ حال میں جمع شدہ چندہ وقفِ جدید فوری طور پر خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع فرما کر عنداللہ ماجور ہوں اور چندوں کی اسم وار تفصیل دفتر ہذا کو بھجوا دیں۔

(ناظم مال وقفِ جدید)

درخواستِ دعا

۱۔ خاکسار کی نہایت عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کی معذوری کو دُور کر کے مکمل صحت عطا فرمائے اور مقبول خدمتِ دین کی سعادت سے نوازتا رہے۔ یہی بیماری بڑی پریشانیوں کا موجب ہے۔ خاکسار اور خاکسار کے اہلِ خانہ مخلصین و بزرگانِ کرام کی دعاؤں کے بہت محتاج ہیں کہ اللہ تعالیٰ پریشانیاں دُور فرمائے۔ اطمینانِ قلب عطا فرمائے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ آمین ثم آمین

(خاکسار رانا چوہدری عبدالکریم خان شاہد کاٹھ گڑھی)

۲۔ خاکسار کی خالہ احمدان بی بی صاحبہ اہلیہ محمد ایوب صاحب ساکن ڈیرانوالہ (نارووال) لمبے عرصہ سے بیمار ہیں احبابِ جماعت کی خدمت میں انکی صحتیابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(عبدالسمیع احمدیٹ۔ کراچی)

۳۔ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب محلہ گورو نانک پورہ فیصل آباد کی اہلیہ محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ کی ایک آنکھ کا کالا موتیا اُتر آنے کی وجہ سے سول ہسپتال فیصل آباد میں اپریشن ہوا ہے۔ احبابِ جماعت سے ان کی کامل صحت یابی اور اپریشن کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نیز خاکسار بھی کچھ عرصہ سے بیمار ہے احبابِ جماعت میری صحت اور کاروبار میں ترقی کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار خواجہ محمد احمد
غلہ منڈی جڑانوالہ

امام مہدیؑ کی آمد کا مقصد قرآن کے نور کو دنیا میں پھیلانا ہے

اگر خدا تعالیٰ کی محبت آپ کے ساتھ ہوگی تو کوئی شر آپ کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا

جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا کے ۲۷ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام

(بتوسط وکالت تبشیر۔ ربوہ)

مانسلور (انڈونیشیا) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ حضرت امام مہدی کے دنیا میں تشریف لانے کا مقصد قرآن کے نور کو دنیا میں پھیلانا اور قرآنی احکام پر عمل کرانا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے یہ بات جماعت ہائے انڈونیشیا کے ۲۷ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر ایک پیغام میں کہی ہے۔ یہ جلسہ سالانہ ۵ تا ۷ روفا ۱۳۵۸ ہش (جولائی ۱۹۷۹ء) کو انڈونیشیا کے علاقے مغربی جاوا کے ایک گاؤں مانسلور میں بڑی کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ حضور ایدہ اللہ کا یہ پیغام بذریعہ تار ربوہ سے انڈونیشیا بھیجا گیا۔ یہ پیغام جلسہ کے افتتاحی اجلاس میں ۵ر جولائی ۱۹۷۹ء کو پڑھ کر سنایا گیا۔ حضور کے پیغام کا مکمل متن درج ذیل ہے:

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

مجھے بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ لوگ جلسہ سالانہ منعقد کر رہے ہیں۔ مَیں اس کی کامیابی کے لئے دعا کرتا ہوں۔

آپ لوگ بہت ہی خوش قسمت ہیں کہ آپ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت امام مہدی موعود علیہ السلام کو قبول کرنے کی توفیق ملی۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے تشریف لانے کا اہم مقصد قرآن کے نور کو تمام دنیا میں پھیلانا ہے اور قرآن شریف کے احکامات پر عمل کرانا ہے۔ اسلئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری پوری فرمانبرداری اور اطاعت کرو اور اپنی زندگی کو آپؐ کے دین کی سربلندی کے لئے وقف کر دو تاکہ خدا تعالیٰ بھی آپ لوگوں سے محبت کرے۔ اگر خدا تعالیٰ کی محبت آپ کے شامل حال ہوگی تو کوئی شر آپ کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا اور وہ تمام وعدے جن کا قرآن کریم میں ذکر کیا گیا ہے وہ آپ کو مل جائیں گے۔

مَیں آپ لوگوں سے بہت محبت رکھتا ہوں اور آپ لوگوں کیلئے دعائیں کرتا رہتا ہوں۔ خدا تعالیٰ آپ لوگوں کے ایمان کو بڑھائے اور برائیوں سے محفوظ رکھے۔ خدا تعالیٰ آپ کو اپنی رحمت کے سائے میں رکھے اور دائمی فضل سے نوازتا رہے۔ آمین

والسلام

مرزا ناصر احمد

خلیفۃ المسیح الثالث

ضروری اعلان برائے داخلہ

نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ میں ڈپلومہ کلاس کے داخلے شروع ہیں۔ داخلے کی تاریخ ۲۰-۹-۷۹ سے ۳۰-۹-۷۹ تک ہے۔ داخلہ لینے والی طالبات وقت مقررہ پر آکر داخلہ فیس جمع کروا دیں۔

ان تاریخوں کے بعد داخلے ۱۰-۹-۷۹ تک لیٹ فیس کے ساتھ ہوں گے۔

ہیڈ مسٹریس

نصرت انڈسٹریل سکول

ربوہ

ربوہ میں عید الفطر کی مبارک تقریب

(بقیہ صفحہ اوّل)

کے فضل پر منحصر ہے۔ جو کچھ ملتا ہے اُس کے فضل سے ہی ملتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدٰنَا لِھٰذَا وَمَا کُنَّا لِنَھْتَدِیَ لَوْلَاۤ اَنْ ھَدٰنَا اللّٰہُ (الاعراف آیت ۴۴) سب تعریف اُس خدا کو جس نے ہمیں بہشت میں داخل ہونے کے لئے ایمان بخشا اگر وہ ہم پر اپنا فضل نہ کرتا تو ہم تو خود کچھ چیز نہ تھے۔ پس حمد کے ترانے گاتے ہوئے اپنی زندگی کے دن گزارو اور شاہراہ غلبۂ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جاؤ۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

روحانی مسرتوں اور آسمانی بشارتوں سے بھرپور و معمور اس ولولہ انگیز مختصر خطبہ کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی جس میں ہزارہا کی تعداد میں حاضر احباب شریک ہوئے۔ دعا سے فارغ ہونے کے بعد حضور نے ایک دفعہ پھر احباب کو بآوازِ بلند عید کی مبارکباد دی اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' کہہ کر واپس تشریف لے گئے۔

حضور کے تشریف لے جانے کے بعد روحانی مسرتوں سے بھرپور و معمور احباب نے باہم گلے مل کر ایک دوسرے کو عید کی مبارکباد دی۔ وہ اس حال میں ایک دوسرے سے عید ملے کہ سب ہی خوشی سے جھوم رہے تھے۔

کاروباری حضرات کے لئے نادر موقعہ

تقریباً پندرہ ایکڑ رقبہ زرعی حدود کمیٹی کے اندر متصل مسجد اقصیٰ ساہی وال روڈ پر۔ رہائشی پلاٹوں میں فروخت ہونے والا نہایت موزوں فوری طور پر قابل فروخت ہر قسم کے نقص سے پاک۔ نادر موقعہ سے فائدہ اُٹھانے کے لئے توجہ فرماویں۔

مرزا عبد السمیع

۲۲/۱۹ دار الرحمت وسطی۔ ربوہ

درخواستِ دعا

عزیزم عبد السمیع خان مقیم تہران کے بڑے بیٹے محمود احمد خان بعمر ۱۳ سال کا اپنڈکس کا دو دفعہ اپریشن ہو چکا ہے اور اب اسے گردے میں پتھری کی وجہ سے کافی تکلیف ہے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور احباب جماعت سے بچے کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

ہومیو ڈاکٹر عبد الشکور اسلم

ایڈیشنل سیکرٹری تعلیم القرآن جماعت احمدیہ کراچی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴